لجنہ اماء اللہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ **خدیجہ** جرمنی

مدیرہ:۔سیّدہ منورہ سلطانہ

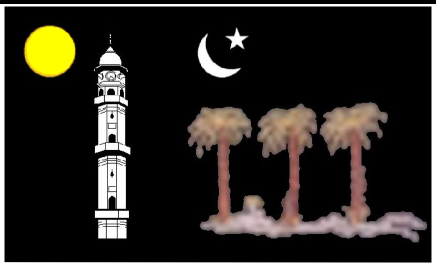

جلد نمبر 19 | ماہ وفا:1396 ہجری شمسی، بمطابق جولائی 2017ء | شمارہ نمبر:7

زیرِنگرانی:۔نیشنل صدر لجنہ اماءاللہ جرمنی:۔محترمہ عطیۃ نور احمد ہیوبش صاحبہ۔ سیکرٹری اشاعت:۔محترمہ فوزیہ بشریٰ صاحبہ۔ معاونات۔محترمہ صبیحہ محمود صاحبہ، محترمہ محمودہ احمد صاحبہ، محترمہ نرگس ظفر صاحبہ، محترمہ مریم حنا صاحبہ

القرآن الحکیم

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ ط وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ۔(سُوْرَۃُ التَّوْبَۃ:112)

ترجمہ:۔توبہ کرنے والے،عبادت کرنے والے،حمد کرنے والے،(خدا کی راہ میں) سفر کرنے والے،(لِلّٰہ) رکوع کرنے والے،سجدہ کرنے والے،نیک باتوں کا حکم دینے والے،اور بُری باتوں سے روکنے والے،اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے،(سب سچّے مؤمن ہیں) اور تُو مومنوں کو بشارت دیدے۔(ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

حدیث نبوی ﷺ

ذکر الٰہی:۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،اللہ تعالیٰ کے کچھ بزرگ فرشتے گھومتے رہتے ہیں اور انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے۔جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ساری فضا ان کے اس سایۂ برکت سے معمور ہو جاتی ہے۔جب لوگ اس مجلس سے اُٹھ جاتے ہیں تو وہ بھی آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔وہاں اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے۔حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں۔ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح کر رہے تھے،تیری بڑائی بیان کر رہے تھے،تیری عبادت میں مصروف تھے اور تیری حمد میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعائیں مانگ رہے تھے۔اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ اس پر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے۔کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں۔نہیں،اَے میرے رب! انہوں نے تیری جنت دیکھی تو نہیں۔اللہ تعالیٰ کہتا ہے: اُن کی کیا کیفیت ہوگی اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں۔پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری پناہ چاہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے وہ کس چیز سے میری پناہ چاہتے ہیں؟ فرشتے اس پر کہتے ہیں تیری آگ سے وہ پناہ چاہتے تھے۔اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں دیکھی تو نہیں۔خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔اُن کا کیا حال ہوتا اگر وہ میری آگ کو دیکھ لیں؟ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری بخشش طلب کرتے تھے۔اس پر اللہ تعالیٰ کہتا ہے مَیں نے انہیں بخش دیا اور انہیں وہ سب کچھ دیا جو انہوں نے مجھ سے مانگا۔اور مَیں نے ان کو پناہ دی جس سے انہوں نے میری پناہ طلب کی۔اس پر فرشتے کہتے ہیں: اَے ہمارے رب! ان میں فُلاں غلط کار شخص بھی تھا وہ وہاں سے گزرا اور اُن کو ذکر کرتے ہوئے دیکھ کر تماش بین کے طور پر ان میں بیٹھ گیا۔اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَیں نے اس کو بھی بخش دیا کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم اور بدبخت نہیں رہتا۔

(مسلم کتاب الذکر باب فضل مجالس الذکر،بحوالہ حدیقۃ الصالحین جلد سوم حدیث نمبر 77 صفحہ 128 تا 130،ایڈیشن 2006ء)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’...اس جلسہ سے مدعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کرلیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں ...۔‘‘

(شہادۃ القرآن،روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394،ایڈیشن 2009ء)

حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دُعا میں شریک ہونے کے لیے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے اور اس جلسہ میں ایسے حقایق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دُعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے مُنہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتۂ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا... اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے...‘‘ (’’آسمانی فیصلہ‘‘ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 352,351،ایڈیشن 2009ء)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں کہ:

’’...ان جلسوں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقصد اپنی قائم کردہ جماعت میں ایک پاک تبدیلی پیدا کرنا تھا۔ہر احمدی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چلنے والا بنانا تھا۔ہر احمدی کو خدا تعالیٰ کا حقیقی عبد بنانا تھا۔پس اس مقصد کے لئے آپؑ نے ان جلسوں کا انعقاد فرمایا اور آپؑ نے اس بات پر بڑی گہری نظر رکھی کہ لوگ،احباب جماعت،جب جلسے پر آئیں تو اس مقصد کو لے کر آئیں کہ انہوں نے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے۔...پس آج ہم دنیا کے ہر ملک کے جلسے میں،جہاں جہاں جماعت احمدیہ جلسے منعقد کرتی ہے ان دعاؤں کی قبولیت کے نشان دیکھتے ہیں۔ہر جلسہ جو جماعت احمدیہ کسی بھی ملک میں منعقد کرتی ہے اس کی کامیابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنے ماننے والوں کے دلوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی خواہش اور فکر اور متضرعانہ اور دردبھری دعاؤں کا ثمرہ ہے جو آج ہم ہر جگہ دیکھ رہے ہیں...اللہ تعالیٰ کے آپؑ کی دعاؤں کی قبولیت کے وعدے ہیں جن کا فیض آج ہم پا رہے ہیں۔ورنہ اگر انسان دنیاوی نظر سے دیکھے تو بعض ایسے کام ہیں جو ان جلسوں کے دنوں میں ناممکن نظر آتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ایسی آسانی پیدا فرما دیتا ہے اور ایسی خوش اسلوبی سے ان کی تکمیل کروا دیتا ہے کہ حیرانی ہوتی ہے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 23 تا 29 ستمبر 2005 صفحہ 5)

’’... قرآن کریم نے ہمیں یہ سنہری اصول بتا دیا کہ یہ مہمان نوازی،خدمت کا جذبہ اور جوش اس وقت پیدا ہوگا جب تم دلوں میں محبت پیدا کرو گے۔اور جب یہ محبت تمہارے دلوں میں پیدا ہو جائے گی تو پھر تم اپنے آرام پر،اپنی ضروریات پر اپنی خواہشات پر،ان دور سے آنے والوں کی ضروریات کو مقدم کرو گے اور ان کو فوقیت دو گے۔اور اگر اس جذبے کے تحت خدمت کرو گے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم فلاح پا گئے،تم کامیاب ہو گئے۔اور خاص طور پر ان مہمانوں کے لئے اپنے ان اعلیٰ جذبات کا اظہار کرو گے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں تو پھر تم یقیناً اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مستحق ٹھہرو گے۔ (الفضل انٹرنیشنل 13 تا 19 اگست 2004 صفحہ 5)

پھر جلسہ سالانہ کے سامان کے دن ہیں

محترمہ مظفرہ ثروت صاحبہ Kaiserslautern

جلسہ سالانہ کی آمد آمد ہے اور خدا تعالیٰ کے فضلوں اور انوار اور روحانی برکتوں کے حصول کے دن قریب تر آتے جارہے ہیں۔ باجماعت نماز اور تہجد کے مزے ابھی سے محسوس ہو رہے ہیں ۔محبتِ الٰہی کے تذکرے اور وہ تین روحانی برکتوں سے لبریز دن پھر ہماری زندگی میں آنے کو ہیں جب محبت ،سلامتی ، بھائی چارے کی ایک عجیب فضا قائم ہوتی ہے۔ جب ہم سب مِل کر اپنے روحانی امام کے پیچھے ایسے صف بند ہوجاتے ہیں جیسے سیسہ پلائی دیوار۔ جب محمود و ایاز سبھی رحمتِ باری کی ایک ایک بوند اپنے دامن میں سمونے کو دنیا بھر سے صعوبتیں اُٹھا کر ایک مقام پر جمع ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لنگر کے مزے لُوٹنے کے دن قریب آتے ہیں اور ایک ایسا روحانی ماحول تیار ہو رہا ہوتا ہے جہاں فرشتے اپنے پر پھیلائے ہوتے ہیں اور ایک بار پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلوں کی یاد تازہ ہونے کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔

اس بارے میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں ۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد اول، صفحہ 341، ایڈیشن 1971ء)

جلسہ سالانہ کی ابتداء قادیان کی گمنام بستی سے ہوئی اور آج دنیا کے تقریباً ہر اُس ملک میں جہاں لوائے احمدیت لہرا رہا ہے جلسہ سالانہ منایا جاتا ہے ۔اور برکتوں کے یہ تین دن ہر احمدی کی زندگی میں نہایت اہم ہیں ۔جلسہ سالانہ میں شامل ہو کے حضور انور کی ایک جھلک دیکھ کے ایسا لگتا ہے جیسے مردہ جسم میں زندگی کی لہر دوڑ جائے ،اس کیفیت کا بیان کرنا کسی کے بس میں نہیں۔ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت خوش نصیب ہیں کہ خلافت کے گھنے شجر سے وابستہ ہیں۔اس کی برکتوں کے نظارے ہم دن رات دیکھتے ہیں ۔آجکل لوگ ذہنی تناؤ کا شکار ہیں ۔ میرے نزدیک اس کا سب سے بڑا حل خلافت سے وابستگی ہے۔ یورپ میں لوگ تنہائی کا شکار ہوکر بیماریوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں ۔ یا پھر دنیاوی چکاچوند میں کھو جاتے ہیں ۔لیکن اُن کی زندگیاں سکون سے خالی ہیں ۔ہمیں آرام وسکون خلافت کے سایہ تلے آ کے ملا ہے۔ کیونکہ ہمارے پیارے خلیفۂ وقت نے ہمارا تعلق اُس زندہ خدا سے جوڑا ہے ۔جس کے قرب میں وہ آرام و راحت ہے جو دنیاوی کسی چیز میں نہیں۔ الحمد للہ صد الحمد للہ ہم ان خوش نصیبوں میں شامل ہیں جنہیں امامِ وقت کے دیدار نصیب ہوئے ، ایسے چند واقعات ازدیادِ ایمان کے لئے پیشِ خدمت ہیں۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلا واقعہ خاکسار کے ذہن میں خوبصورت یاد بن کر محفوظ ہے ۔ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر ہم سب جانے کو تیار تھے۔ہم ہمیشہ جمعرات کے روز جاتے ہیں تاکہ معائنہ کے دوران حضور انور کی ایک جھلک دیکھ سکیں۔اس دن جب نکلنے کا وقت ہوا تو جن کے ساتھ ہم نے جانا تھا ان کی گاڑی خراب ہوگئی ۔اُس وقت دو بج رہے تھے، شدید پریشانی ہوئی۔ میں فوراً بچوں کو لے کر اسٹیشن پہنچی ،جلدی جلدی ٹکٹ نکالی اور ریل گاڑی میں سوار ہوگئی۔سارے راستے شدید بے چینی اور تڑپ رہی کہ کہیں معائنہ ہو نہ چکا ہو۔اور دعا کرتی رہی کہ اللہ ! میرے پیارے اللہ ! مجھے حضور کو قریب سے دیکھنا ہے۔کیسے؟ مجھے نہیں پتا۔ مجھے خود اُس طرف لے جانا جہاں سے میں حضور انور کو دیکھ سکوں۔ میں نہیں جانتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میری دعاؤں کو اس احسن رنگ میں قبول کرنے والا ہے کیونکہ اُس وقت میری حالت خوف اور بے یقینی کے درمیان تھی۔

Karlsruhe کے اسٹیشن پر پہنچتے ہی خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ جلسہ گاہ تک پہنچنے میں کوئی دشواری نہیں ہوئی کہ ماشاء اللہ جماعت کے خدام و انصار تمام شرکاء جلسہ سالانہ کو جلد جلسہ گاہ تک پہنچانے کے لیے سواریوں میں بٹھا رہے تھے۔ہم بھی جلد ہی جلسہ گاہ پہنچ گئے ۔جذبات واحساسات میں ایک ہیجان برپا تھا اور خدا تعالیٰ کے شکر سے دل سجدہ ریز تھا۔

جلسہ گاہ میں پہنچ کر میں نے اپنا سامان ایک کونے میں رکھا کہ اللہ کے حوالے اور آگے جہاں سب کھڑے تھے وہاں کھڑی ہوگئی۔ کچھ ہی دیر کے بعد مجھے دور سے حضور انور کی جھلک نظر آئی۔ابھی میں اپنے جذبات سنبھال بھی نہ پائی تھی کہ ہماری City کی سیکرٹری صاحبہ تربیت نے کہا کہ ڈیوٹی والے سٹینڈ پر آجاؤ۔اُن دنوں ہمارے City کی حاضری نگرانی پر ڈیوٹی ہوا کرتی تھی۔ میں نے کہا کہ حضور اس طرف آرہے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ جلدی چلو ادھر ضرورت ہے۔اب اطاعت بھی ضروری تھی۔میں اُن کے ساتھ چل پڑی ۔ میں جیسے ہی ڈیوٹی والی جگہ پر داخل ہوئی۔حضور انور سامنے سے تشریف لا رہے تھے ۔ہم جلدی سے اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے۔ چند ہی لمحے میں حضور انور ہمارے سامنے تھے۔

حضور انور چند لمحے کے لیے ہمارے سٹینڈ کے سامنے کھڑے ہوئے اور صدر صاحبہ سے کچھ بات کی ۔ مجھے ایسا لگا جیسے وقت ٹھہر گیا ہو۔ ایسا سحر چھایا کہ حضور انور کے جانے کے بعد بھی میں اُن لمحوں میں قید رہی اور کچھ بھی نہ بول پائی ۔خدا تعالیٰ کے اس فضل وکرم پر میرا دل بھر بھر آرہا تھا۔ کہ میرے مولیٰ نے میری دُعا اتنے عالیشان رنگ میں قبول فرمائی۔

مکرمہ مریم حنا صاحبہ لکھتی ہیں: ’’ہمیشہ سے سنتے آرہے ہیں کہ جب ربوہ میں جلسہ سالانہ ہوا کرتا تھا تو اس کی رونقیں عجب ہوا کرتی تھیں ۔خلیفۃ المسیح کے دیدار کے لئے لوگ گھنٹوں پہلے قطار میں کھڑے ہوجاتے ۔جب پیارے حضور تشریف لاتے تو اللہ اکبر کے نعروں سے جلسہ گاہ ہی نہیں بلکہ اردگرد کا سارا علاقہ گونج اٹھتا تھا۔ اور ایسی بہت سی باتیں ہیں جنہیں سُن کر خواہش پیدا ہوتی کہ کاش ہم بھی جلسہ کے ماحول کو دیکھ سکیں اور پیارے حضور کی زیارت کرسکیں ۔ یہ محض میرے خدا کا احسان ہے کہ اس دلی خواہش کو میرے خدا نے اس رنگ میں پورا کیا کہ 2012ء میں خاکسار کو پہلی بار جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کا موقع ملا ۔اس طرح ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں سے حصہ پانے کی توفیق ملی ۔اس وقت ایسا لگتا تھا کہ اب اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ خدا نے ایک اور احسان کیا کہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے فیملی ملاقات ہوگئی ۔مگر 2015ء کے جلسہ میں خاکسار کی دعائیں اور تڑپ بارگاہِ ایزدی میں یوں مقبول ہوں گی کبھی سوچا ہی نہ تھا۔ خاکسار کی ڈیوٹی بچوں والے ہال میں تھی اور اب حضور انور سے ملاقات کو تین سال کا عرصہ گذر چکا تھا۔ایک رات قبل نماز میں گڑگڑا کر دعا مانگی کہ ’’اے میرے مولا ایک بار پیارے حضور کو قریب سے دیکھنے کا موقع مِل جائے‘‘۔اگلا دن لجنہ میں حضور اقدس کی آمد کا دن تھا اور کسی وجہ سے وہاں ہماری ڈیوٹی تبدیل کردی گئی ،کافی تگ و دو کے بعد خاکسار کو گرین ایریا میں بیٹھنے کی اجازت مل گئی ۔ میں بے حد خوش تھی کہ آج پیارے حضور کو کسی قدر سامنے سے دیکھ سکوں گی ۔ابھی حضور اقدس کی آمد میں آدھا گھنٹہ باقی تھا کہ پیغام موصول ہوا کہ ڈیوٹی پر جانا ہے۔دل اداس ہوگیا مگر اطاعت لازمی ہے لہٰذا اپنی جگہ کسی اور ممبر کو دے کر ڈیوٹی پر پہنچی... ڈیوٹی جس جگہ تھی دیکھ کر تو خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔اپنے مولا کو میں نے اس دن بہت قریب محسوس کیا ۔خاکسار کی ڈیوٹی اسٹیج کی سیڑھیوں پر لگائی گئی تھی ۔ یہاں سے حضور انور نے اسٹیج پر تشریف لے جانا تھا۔دوسری کارکنات کے ساتھ میں بھی بڑی بے صبری سے حضور اقدس کی آمد کا انتظار کر رہی تھی ۔جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے تو حسبِ معمول ہال نعروں سے گونج اٹھا۔حضور اقدس اردگرد کا معائنہ کرتے ہوئے خاکسار سے تھوڑے سے فاصلے پر رک گئے اور منتظمہ صاحبہ سے کچھ دریافت فرمایا۔ایسے لگا جیسے وہ لمحہ وہیں تھم گیا ہو۔ خطاب کب شروع ہوا کب ختم ہوا احساس ہی نہیں ہوا۔ ایسے لگ رہا تھا جیسے علم وعرفان کا ایک سمندر ہے جس میں حکمت و دانائی کے چشمے پھوٹ رہے ہیں ۔حضور اقدس کی زبان مبارک سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ جیسے روح میں اتر رہا ہو۔خطاب کے بعد پیارے حضور اسی راستے سے واپس تشریف لے گئے ۔آج بھی وہ منظر نظروں کے سامنے گھومتا ہے تو آنکھیں دھندلا جاتی ہیں۔الحمد للہ۔

مکرمہ درثمین احمد صاحبہ لکھتی ہیں: جلسہ سالانہ کے حوالے سے میری یادیں تو بہت سی ہیں جن کو یاد کر کے دل حمد کے جذبات سے لبریز ہوتا ہے تو کبھی آنکھیں وہ منظر یاد کر کے خود بخود بہنے لگتی ہیں مگر دو تین واقعات ایسے ہیں جو تاحیات مجھے نہ صرف یاد رہیں گے بلکہ ان پر میرا دل خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز بھی ہے کہ خدا نے مجھے اس سعادت سے نوازا۔

ایسا ہی ایک واقعہ 2014ء کا ہے۔اس سال خاکسار کے والد پاکستان سے لنڈن کے جلسہ میں شامل ہوئے اور ہم لوگ جرمنی سے برطانیہ گئے تھے ۔یوں اُن سے ملاقات کا ذریعہ بھی ہوگیا اور اُن کے طفیل ہماری حضور انور سے ملاقات بھی ہوگئی۔قصہ کچھ یوں ہے کہ ابوجان کی ملاقات تھی حضور انور کے ساتھ۔ہم نے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے بات کی کہ ہمیں بھی اجازت دی جائے کہ ہم بھی ان کے ساتھ حضور انور سے ملاقات کر لیں تو انہوں نے کوئی واضح جواب نہیں دیا یعنی نہ ہاں میں اور نہ ہی واضح انکار میں ۔ سو ہم ملاقات کے دن دعائیں پڑھتے ہوئے مسجد فضل پہنچ گئے ، بلکہ ٹریفک میں پھنس جانے کی وجہ سے آدھ گھنٹہ سے زائد تاخیر سے پہنچے۔

(بقیہ صفحہ 4 پر)

اَلطُّھُوْرُ شَطْرُالْاِیْمَانِ

طہارت، پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے

(دوسری اور آخری قسط)

طہارت کا تعلق صرف جسمانی صفائی سے نہیں، بلکہ اسلام اس سے بڑھ کر رہنمائی کرتا ہے۔جس کا اثر انسان کی روحانی اور اخلاقی حالتوں پر بھی پڑتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ’’اگر قرآن کو غور سے پڑھو تو معلوم ہوگا کہ خدا تعالیٰ کے بے انتہا رحم نے یہی چاہا کہ انسان باطنی پاکیزگی اختیار کرکے روحانی عذاب سے نجات پاوے اور ظاہری پاکیزگی اختیار کرکے دنیا کے جہنم سے بچا رہے جو طرح طرح کی بیماریوں اور وباؤں کی شکل میں نمودار ہو جاتا ہے اور اس سلسلہ کو قرآن شریف میں اول سے آخر تک بیان فرمایا ہے جیسا کہ مثلاً یہی آیت اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْن. بتلا رہی ہے کہ توابین سے مراد وہ لوگ ہیں جو باطنی پاکیزگی کے لئے کوشش کرتے ہیں اور مُتَطَھِّرِیْن سے مراد وہ لوگ ہیں جو ظاہری اور جسمانی پاکیزگی کے لئے جدو جہد کرتے رہتے ہیں۔‘‘

(ایام صلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 337 ایڈیشن 2008ء)

غیر فطری طریق سے جماع

سورۃ البقرہ کی آیت 224:۔نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ ص فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ ز وَقَدِّمُوْا لِاَ نْفُسِکُمْ ط کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔’’اس آیت میں عورت کو کھیتی قرار دے کر اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ

(1) تم اپنی کھیتی کو پھل دار بنانے کی کوشش کرو۔ اسی طرف رسول کریم ﷺ کی یہ حدیث بھی اشارہ فرماتی ہے کہ تَزَوَّجُوا الْوُلُوْدَ الْوُدُوْدَ فَاِنِّیْ مُکَاثِرٌ بِکُمُ الْاُمَمَ (ابو داؤد نسائی۔کتاب النکاح) یعنی تم ایسی عورتوں کے ساتھ شادی کیا کرو جو زیادہ اولاد پیدا کرنے والی اور اپنے خاوندوں کے ساتھ محبت کرنے والی ہوں۔ کیونکہ میں دوسرے نبیوں کی اُمتّوں کے مقابل پر اپنی امت کی کثرت پر قیامت کے دن فخر کروں گا۔

(2) عورتوں سے ایسا سلوک کرو کہ نہ ان کی طاقت ضائع ہو اور نہ تمہاری۔ اگر کھیتی میں بیج زیادہ ڈال دیا جائے تو بیج خراب ہو جاتا ہے۔اور اگر کھیتی سے پے در پے کام لیا جائے تو کھیتی خراب ہو جاتی ہے۔پس ہر کام ایک حد کے اندر کرو۔جس طرح عقلمند انسان سوچ سمجھ کر کھیتی سے کام لیتا ہے۔اس آیت سے یہ بھی نکل آیا کہ بعض حالات میں برتھ کنٹرول بھی جائز ہے۔چنانچہ کھیتی میں سے اگر ایک فصل کاٹ کر معاً دوسری بو دی جائے تو دوسری فصل اچھی نہیں ہوتی۔اور تیسری اس سے بھی زیادہ خراب ہوتی ہے۔اسلام نے اولاد پیدا کرنے سے روکا نہیں بلکہ خود فرمایا ہے کہ قَدِّمُوْا لِاَ نْفُسِکُمْ تم اپنی عورتوں کے پاس اس لئے جاؤ کہ آگے نسل چلے اور تمہاری یادگار قائم رہے۔لیکن ساتھ ہی بتا دیا کہ کھیتی کے متعلق خدا تعالیٰ کے جس قانون کی تم پابندی کرتے ہو اس کو اولاد پیدا کرنے میں بھی مدِنظر رکھو۔ اگر عورت کی صحت مخدوش ہو یا بچہ کی پرورش اچھی طرح نہ ہوتی ہو تو اس وقت اولاد پیدا کرنے کے فعل کو روک دو۔

(3) یہ بھی بتایا کہ عورت سے ایسا تعلق رکھو جس کے نتیجہ میں اولاد پیدا ہو۔اس سے خلافِ وضع فطرت فعل کی ممانعت نکل آئی۔ چونکہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام ہے اس لئے وہ بات کو اسی حد تک ننگا کرتا ہے جس حد تک اخلاق کو کوئی نقصان نہ پہنچتا ہو۔لوگ اَنّٰی شِئْتُم سے غلط استدلال کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ الفاظ کہہ کر تو خدا تعالیٰ نے ڈرایا ہے کہ یہ تمہاری کھیتی ہے اب جس طرح چاہو سلوک کرو۔لیکن یہ نصیحت یاد رکھو کہ اپنے لئے بھلائی کا سامان ہی پیدا کرنا۔ ورنہ اس کا خمیازہ بھگتو گے۔لوگ جب اپنی لڑکیوں کی شادی کرتے ہیں تو لڑکے والوں سے عموماً کہا کرتے ہیں کہ ہم نے اپنی بیٹی تمہیں دے دی ہے۔اب جیسا چاہو اس سے سلوک کرو۔اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ تم بے شک اسے جوتیاں مارا کرو۔ بلکہ مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ تمہاری چیز ہے اسے سنبھال کر رکھنا۔پس اَنّٰی شِئْتُمْ کا مطلب یہ ہے کہ عورت تمہاری چیز ہے اگر خراب سلوک کرو گے تو اس کا نتیجہ تمہارے لئے بھی بُرا ہوگا اور اگر اچھا سلوک کرو گے تو اچھا ہوگا۔مگر لوگوں نے بیوقوفی سے اَنّٰی شِئْتُمْ کا یہ مطلب لے لیا کہ ’’اَنّھے واہ‘‘ یعنی اندھا دھند کرو۔...اَنّٰی شِئْتُمْ کے یہ معنے نہیں کہ اب خلاف وضع فطری فعل بھی تمہارے لئے جائز ہوگیا ہے۔ بلکہ اس کے معنے یہ ہیں کہ جب تمہاری بیویاں تمہارے لئے کھیتی کی حیثیت رکھتی ہیں تو اب تمہارا اختیار ہے کہ تم جس طرح چاہو ان سے سلوک کرو۔یعنی چاہو تو اپنی کھیتی کو تباہ کر لو اور چاہو تو اس سے ایسے فوائد حاصل کرو....۔ دنیا میں کوئی احمق زمیندار ہی ہوگا جو ناقص بیج استعمال کرے یا بیج ڈالنے کے بعد کھیتی کی نگرانی نہ کرے۔اور اچھی فصل حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے۔مگر عورتوں کے معاملہ میں بالعموم اس اصول کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔اور نہ تو جسمانی اور اخلاقی لحاظ سے بیج کی صحیح طور پر حفاظت کی جاتی ہے نہ عورت کی صحت اور اس کی ضروریات کا خیال رکھا جاتا ہے اور نہ بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت کی جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مردوں کی صحت کو بھی نقصان پہنچتا ہے اور عورت کی صحت بھی برباد ہو جاتی ہے اور بچے بھی قوم کا مفید وجود ثابت نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بنی نوع انسان کو اس اہم نکتہ کی طرف توجہ دلائی ہے اور فرمایا ہے کہ جس طرح تم اپنی کھیتی کی حفاظت کرتے ہو اور اعلیٰ درجہ کی فصل پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہو اسی طرح تمہارا فرض ہے کہ تم عورت کی بھی حفاظت کرو۔اور آئندہ نسل کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص طور پر توجہ دو۔ تاکہ تمہاری کھیتی سے ایسا روحانی غلہ پیدا ہو جو دنیا کے کام آئے اور انہیں ایک نئی زندگی بخشے۔ (تفسیر کبیر جلد دوم تفسیر سورۃ البقرہ آیت 224 صفحہ:504 تا 505، ایڈیشن 2004ء)

غیر فطری طریق سے ملاپ کی ایک صورت ہم جنس پرستی بھی ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَلُوْطًا اِذْقَالَ لِقَوْمِہٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَۃَ مَا سَبَقَکُمْ بِھَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَO اِنَّکُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَھْوَۃً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَO

(سُوْرَۃُ الْاَعْرَافِ آیات 81 تا 82)

ترجمہ:۔اور لوط کو (بھی بھیجا) جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم ایسی بے حیائی کرتے ہو جیسی تم سے پہلے تمام جہانوں میں سے کسی نے نہیں کی۔ یقیناً تم شہوانی جذبات کی خاطر عورتوں کو چھوڑ کر مَردوں کے پاس آتے ہو۔ بلکہ تم ایک بہت ہی حد سے بڑھی ہوئی قوم ہو۔

’’تم میں یہ ایک بڑی خرابی پائی جاتی ہے کہ تم مردوں سے جنسی تعلقات قائم کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ نے تسکین جذبات اور باہمی مودت والفت کے قیام کے لئے جو مرد و عورت کے تعلقات کا سلسلہ قائم کیا ہے اس کو پسِ پشت ڈال رہے ہو۔ یہ چیز بتا رہی ہے کہ تم انسانی فطرت کے تقاضوں کو توڑنے والی قوم ہو۔‘‘

(تفسیر سورۃ الشعراء آیت 166 تا 167 ’’تفسیر کبیر‘‘ از حضرت مصلح موعودؓ جلد 7 صفحہ 233، ایڈیشن 2004ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہم جنس پرستی (Homosexuality) کے متعلق ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ:۔پہلی بات تو یہ ہے کہ میں کون ہوں کہ کسی کو بتاؤں کہ اسے کیا کرنا چاہئے یا کیا نہیں۔ میں خدا نہیں، مجھے سزا دینے کا حق نہیں جب سدوم اور عمورہ کی بستیاں (جہاں قوم لوط آباد تھی، ناقل) تباہ ہوئیں تو سوال یہ ہے کہ خدا نے انہیں کیوں سزا دی۔ یقیناً انہوں نے خدا کی سکیم اور منصوبہ کے خلاف عمل کیا ہوگا جس کی وجہ سے انہیں سزا دی گئی۔حضورؒ نے فرمایا کہ اگر سب لوگ ہم جنس پرستی پر عمل کرتے تو انسانیت کا خاتمہ ہو جاتا۔حضورؒ نے مزید فرمایا کہ انسان کی فطرت میں قدرت نے ہم جنس پرستی کو رد کرنے کا رجحان رکھا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مرد اور عورت کے درمیان تعلقات میں ایک لذت رکھ دی ہے اور اسی لذت کے حصول کے دوران ہی اولاد کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔

(لانگن (Langen) میں جرمن مہمانوں کے ساتھ سوال وجواب کی نشست 19رمئی 1999ء)
(www.alislam.org/urdu/library/68/index.html)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس کے بارے میں فرماتے ہیں’’ پھر آج کل کے زمانے میں ایک ایسی بے حیائی کو ہوا دی جارہی ہے جو فطرت کے نہ صرف خلاف ہے بلکہ جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے ایک قوم کو تباہ کر دیا تھا۔حکومتیں اب ایک ہی جنس کی شادی کے قانون بنا رہی ہیں۔یعنی فحشاء کو ہوا دینے اور پھیلانے کی حکومتی سطح پر کوشش کی جارہی ہے۔ اور قانون بنائے جارہے ہیں۔ یہاں تک کہ حکومتوں کے سربراہ وزیراعظم یہ کہتے ہیں کہ ہم چاہیں گے کہ اب تمام دنیا میں ہم جنسوں کی شادی کا قانون بنے اور ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں ہم اس بارے میں دنیا میں کوشش کریں گے،ایک وزیراعظم کی طرف سے اس طرح کا بیان آیا تھا۔اگر یہ سچ ہے تو پھر خدا تعالیٰ کی پکڑ کو آواز دے رہے ہیں۔ پھر ایک ملک کے بڑے پادری ہیں جو غالباً ساؤتھ افریقہ کے ہیں۔حالانکہ افریقن اب تک یہی کہتے رہے ہیں کہ اس قسم کی غیر فطری شادیاں جو ہیں وہ نہیں ہونی چاہئیں اور یہ قانون نہیں بننے چاہئیں۔اور پھر یہ پادری صاحب جو بائبل پڑھنے والے، اُس کا پرچار کرنے والے، اُس کی تعلیم دینے والے ہیں، جس میں خود یہ لکھا ہوا ہے کہ اس کی وجہ سے قوم تباہ ہوئی وہ فرماتے ہیں کہ اگر ایسے شادی کرنے والے جوڑے جنت میں نہیں جائیں گے تو پھر میں جہنم میں جانا پسند کروں گا۔تو یہ ان کا حال ہو چکا ہے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 23راگست تا 29راگست 2013ء صفحہ 6)

زنا سے مناہی:۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔ وَلَاتَقْرَبُوا الزِّنٰٓی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً ط وَسَآءَ سَبِیْلًا O (سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ آیت:33)

ترجمہ:۔اور زِنا کے قریب نہ جاؤ۔ یقیناً یہ بے حیائی ہے اور بہت بُرا رستہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارہ میں فرماتے ہیں:۔

’’پہلا خُلق احصان کے نام سے موسوم ہے اور اس لفظ سے مراد خاص وہ پاک دامنی ہے جو مرد اور عورت کی قوت تناسل سے علاقہ رکھتی ہے اور محصن یا محصنہ اس مرد یا عورت کو کہا جائے گا کہ جو حرام کاری یا اس کے مقدمات سے مجتنب رہ کر اس ناپاک بدکاری سے اپنے تئیں روکیں ... اس جگہ یاد رہے کہ یہ خُلق جس کا نام احصان یا عفت ہے یعنی پاک دامنی۔ یہ اسی حالت میں خُلق کہلائے گا جب کہ ایسا شخص جو بدنظری یا بدکاری کی استعداد اپنے اندر رکھتا ہے یعنی قدرت نے وہ قویٰ اس کو دے رکھے ہیں جن کے ذریعہ سے اس جرم کا ارتکاب ہو سکتا ہے۔اس فعل شنیع سے اپنے تئیں بچائے....

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 340 ایڈیشن 2009، UK)

Vol.19 Monthly Khadija Germany Issue7.
Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M. Telephone: 06102329212, E-mail: ishaat @ lajna.de

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔ ''... اَلْفَوَاحِشَ کے مختلف معنی ہیں۔ اس کے معنی زنا بھی ہیں...اگر زنا کے حوالے سے اس کی بات کریں تو یہ ایک ایسا گناہ ہے جس کی قرآن کریم میں دوسری جگہ پر معین سزا بھی ہے۔ بہرحال یہ ایک ایسا گناہ اور بے حیائی ہے جس میں ملوث انسان اگر شادی شدہ ہے تو اپنے بیوی بچوں کے حقوق بھول جاتا ہے۔اس کو اس بے حیائی میں پڑ کر خیال ہی نہیں رہتا کہ میرے کیا حقوق ہیں۔اگر عورت ہے تو اپنے بچوں اور خاوند کے حق اور ذمہ داریاں ادا نہیں کر رہی ہوتی، ان کو بھول جاتی ہے۔اگر غیر شادی شدہ ہے تو معاشرے میں غلاظت اور بے حیائی پھیلانے کا مرتکب ہے۔ غلط وعدے کر کے بعض لوگ ناجائز طور پر تعلقات قائم کرتے ہیں اور جب گھریلو اور خاندانی دباؤ یا معاشرے کے دباؤ یا خود جھوٹے وعدے کی وجہ سے وہ تعلقات بیچ میں ٹوٹ جاتے ہیں تو مردوں کو تو زیادہ فرق نہیں پڑتا کیونکہ ہمارا معاشرہ خاص طور پر جوایشین معاشرہ ہے، وہ مردوں کی زیادہ پردہ پوشی کرتا ہے لیکن عورت کی زندگی برباد ہو جاتی ہے۔اور اس کی مثالیں اخباروں میں عام آتی ہیں۔اور پھر ایسے تعلقات کی وجہ سے اولاد ہو جائے تو پھر ایسے لوگ جو ہیں وہ اولاد کو اس کے حق سے محروم کر کے قتل اولاد کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔یا ایسی اولاد قتل اولاد کے زُمرہ میں آجاتی ہے۔''

(الفضل انٹرنیشنل 23 تا 29/اگست 2013ء صفحہ 5)

نکاح کی غرض وغایت

قرآن شریف سے نکاح کی اغراض چار معلوم ہوتی ہیں۔

☆۔**اوّل** انسان کا بعض جسمانی اور اخلاقی اور روحانی بیماریوں اور ان کے بدنتائج سے محفوظ ہو جانا۔ اس صورت کو عربی میں احصان کہتے ہیں۔جس کے لفظی معنے کسی قلعہ کے اندر محفوظ ہو جانے کے ہیں۔

☆۔**دوم** بقائے نسل

☆۔**سوم** حصول رفیق حیات اور سکینتِ قلب۔ **چہارم** محبت اور رحمت کے تعلقات کی توسیع۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف فرماتا ہے:۔**وَ اُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ**O(سورة النساء 25)

''اور اے مسلمانو! جائز کی جاتی ہیں تمہارے لئے تمام عورتیں سوائے ان عورتوں کے جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے یہ کہ تم ان کے مہر مقرر کر کے ان کے ساتھ نکاح کرو۔مگر تمہارے نکاح کی غرض یہ ہونی چاہئے کہ تم بیماریوں اور بدیوں سے محفوظ ہو جاؤ اور یہ غرض نہیں ہونی چاہئے کہ تم شہوت کے طریق پر عیش و عشرت میں پڑو۔'' اس آیت میں احصان والی غرض بیان کی گئی ہے یعنی (الف) یہ کہ نکاح کے ذریعہ انسان بعض ان خاص قسم کی جسمانی بیماریوں میں مبتلا ہونے سے بچ جاوے جو تجرّد کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہیں اور (ب) یہ کہ وہ بعض روحانی اور اخلاقی بیماریوں سے محفوظ ہو جاوے، لیکن ناپاک خیالات اور ناپاک تعلقات میں مبتلا نہ ہو۔

اسی غرض وغایت کو ایک دوسری آیت میں یوں بیان کیا ہے:۔**هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ.**

(سورۃ البقرہ:188)

''اے مسلمان مردو! یاد رکھو کہ تمہاری عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم اپنی عورتوں کا لباس ہو۔'' یعنی تم ایک دوسرے کو بدیوں اور بیماریوں سے محفوظ کرنے کا ذریعہ ہو جیسا کہ لباس انسان کیلئے سردی اور گرمی کی تکلیف سے بچنے کا ذریعہ ہوتا ہے۔...نیز اس آیت میں یہ بھی اشارہ ہے کہ مرد عورت ایک دوسرے کے لئے پردہ پوشی کا بھی ذریعہ ہیں جیسا کہ لباس بھی پردہ پوشی کا ذریعہ ہوتا ہے۔

(سیرت خاتم النبیین ﷺ مصنف حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے صفحہ 433/ایڈیشن 2001ء مطبوعہ نظارت نشر واشاعت قادیان)

ختنہ کروانا کیوں ضروری ہے؟

اسلام میں لڑکوں اور مردوں کے لئے ختنوں کا حکم دیا گیا ہے۔ یورپی ممالک میں اس کی بڑھ چڑھ کر مخالفت کی جاتی ہے۔امریکہ کی Centers for Disease Control and Prevention (CDC). کی جدید تحقیق کے مطابق ختنہ کروانا مفید ہے اور اس سے سرطان، پیشاب کی نالی کی بیماریوں، HIV اور دیگر جنسی بیماریوں سے بچنے میں کافی حد تک مدد ملتی ہے۔

(Daily Mail Online, 4.12.2014, by Hodgekiss) Anna

Canadian Medical Association Journal کی 2012ء کی ایک تحقیق کے مطابق دیکھنے میں آیا ہے کہ جن لڑکوں کا ختنہ ہوا تھا ان میں پیشاب کی نالیوں کی بیماریوں کی شرح بہ نسبت ان لڑکوں کے کہ جن کا ختنہ نہیں ہوا تھا، 88 فیصد کم تھی۔افریقہ کے تین ممالک میں کی گئی تحقیقات کے مطابق جن مردوں کا ختنہ ہوا تھا ان میں AIDS کی بیماری لگنے کی شرح 60 فیصد کم ہوئی۔ (Everyday Health Online, 29.05.2014, by Nancie George)

فطرت انسانی کا خاصہ ہے کہ ہر قسم کے اثرات چاہے وہ اچھائی کے بارہ میں ہوں یا برائی سے متعلق ان کا اثر نہ صرف ہمارے جسم پر ہوتا ہے بلکہ جسم کے ذریعے یہ اثرات ہماری اخلاقی حالتوں پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں اور جب انسانوں کی اخلاقی حالت بگڑتی ہے تو ان کی روح بیمار ہو جاتی ہے۔ماؤں کو چاہئے کہ اپنے بچوں کو ان تمام شرعی مسائل سے خود، بلا جھجک آگاہ کریں کیونکہ قرآنِ کریم نے اور قرآن کریم کی تعلیمات کی روشنی میں

آنحضرت **صلی اللہ علیہ وسلم** نے بھی ان امور پر وضاحت سے بات کی ہے۔ایسے کرنے سے بچوں کے ساتھ اعتماد کا رشتہ قائم ہو گا اور اس کے نتیجہ میں وہ اسکولوں میں دوستوں، سہیلیوں اور استانیوں سے راہنمائی نہیں حاصل کریں گے۔ باہر سے ملی ہوئی رہنمائی یقیناً غیر اسلامی ہوگی اور بچوں کو دین سے دور کرنے والی ہوگی۔

چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں ''...بہتر ہے ...مائیں جو ہیں بچوں سے دوستانہ رکھیں اور خود ان کو جو اسلامی تعلیم ہے اس کے بارہ میں بتائیں۔ اس کے جو سوال ہیں ان کے جواب دینے چاہئیں...مائیں اپنے بچوں کو confidence میں لیں اور خود ساری باتیں بتایا کریں...''

(جرمنی کی طالبات کے ساتھ نشست 2/جون 2012ء)

اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں اور غلطیوں کی پردہ پوشی فرمائے اور ہم سب کو اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

☆......☆......☆......☆

(بقیہ از صفحہ 2)

یوں لگ رہا تھا کہ اب تو ملاقات نہیں ہو پائے گی۔مگر خوش قسمتی کہ ابھی ہماری باری نہیں آئی تھی اور محمود ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ بہرحال خدا خدا کر کے جب ملاقات کے لئے بلایا گیا تو جن صاحب کی حضور انور کے دفتر کے باہر بلانے کی ڈیوٹی ہوتی تھی انہوں نے ہمیں اندر جانے سے منع کر دیا کہ یہاں پر تو صرف ایک آدمی کا نام لکھا ہے آپ لوگ کہاں اندر جا رہے ہیں۔ہم نے اصرار کیا تو کہنے لگے آپ اندر جا کر حضور انور سے پوچھ لیں اگر وہ اجازت دیتے ہیں تو باقی افراد بھی اندر جا سکیں گے ورنہ نہیں۔اس پر والد صاحب جلدی سے اندر گئے اور حضور انور سے درخواست کی کہ میری بیٹی، داماد اور بچے باہر انتظار کر رہے ہیں اگر اجازت ہو تو میں انہیں بھی اندر بلالوں تو اس پر حضور نے ازراہِ شفقت ہمیں ملاقات کی اجازت دے دی۔ یہ جلسہ سے ایک دو روز پہلے کا واقعہ ہے۔اسی جلسے پر میری چھوٹی بہن جو کہ مسقط میں مقیم ہے اس کو اپنی یونیورسٹی میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے پر عورتوں والے اجلاس میں حضور انور سے سونے کا تمغہ ملنا تھا۔مگر وہ چند ذاتی وجوہات کی بناء پر خود نہیں پہنچ پائی اور یہ سعادت میرے حصے میں آئی کہ میں اس کا تمغہ حضور انور کے دستِ مبارک سے وصول کروں۔ چنانچہ جب ہفتہ کے روز میں اس کا تمغہ وصول کرنے اسٹیج پر گئی تو حضور انور نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا آج پھر آ گئی ہو؟ یہ الفاظ سن کر میری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ حضور انور نے مجھے پہچان لیا کہ دو تین دن قبل ملاقات ہوئی تھی۔ پھر پوچھنے لگے ''اپنا ہے؟'' میں نے کہا کہ نہیں حضور بہن کا ہے تو فرمانے لگے کہ ''چلو تو لے لو''۔ یہ بات اور یہ واقعہ اتنا پیارا ہے کہ جب بھی میں آنکھیں موندتی ہوں تو چشمِ تصور میں وہ منظر میری نگاہوں کے سامنے آ جاتا ہے اور ہر بار مجھے ایک نئی لذت سے ہمکنار کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ لسلام فرماتے ہیں:''کہ ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسے کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور ان کو اجرِ عظیم بخشے اور اُن پر رحم کرے اور اُن کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم وَغم دور فرما دے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور اُن کی مرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اٹھاوے جن پر اُس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد اُن کا خلیفہ ہو۔اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء اے رحیم اور مشکل کُشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔'' آمین ثم آمین۔

(مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل صفحہ 342، ایڈیشن 1971ء)

منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

منتخب اشعار از نظم ''وفات مسیح ناصری علیہ السّلام''

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں ‎ ‎ دل سے ہیں خدّامِ ختم المرسلیںؐ
شِرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں ‎ ‎ خاکِ راہِ احمدِؐ مختار ہیں
سارے حُکموں پر ہمیں اِیمان ہے ‎ ‎ جان و دل اس راہ پر قربان ہے
دے چکے دل اب تنِ خاکی رہا ‎ ‎ ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فدا
تم ہمیں دیتے ہو کافر کا خطاب ‎ ‎ کیوں نہیں لوگو تمہیں خوفِ عقاب
سخت شورے اوفتاد اندر زمیں ‎ ‎ رحم کُن بر خَلْق اے جاں آفریں
کچھ نمونہ اپنی قدرت کا دکھا
تجھ کو سب قُدرت ہے اے ربُّ الوریٰ

(منظوم کلام:۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام از ''درثمین'' صفحہ 10/ایڈیشن 2002ء، نظارت نشر واشاعت، قادیان)